السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض مساجد کے خطیب صاحب وتر پڑھانے کے بعد مسجد کی تمام بتیاں بجھا کر بری گریہ زاری کے ساتھ چیخیں مار مار کر روتے اور چلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعائیں کرتے ہیں، نیز مساجد میں حاضرین کے لیے سحری کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ مجلس صبح صادق کے قریب برخاست ہوتی ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وتروں کے بعد یا ختم قرآن کے موقع پر بتیاں بجھا کر گریہ زاری کرنا اور چیخیں مار مار کر اجتماعی طور پر دعا مانگنا رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین سے ہر گز ثابت نہیں، بلکہ ائمہ سلف نے نہ صرف اس قسم کی دعا سے سختی کے ساتھ منع کیا جائے بلکہ اس کو بدعت لکھا ہے، جیسا کہ امام مالکؒ امام طرطوشی، امام ابو شامہ اور علامہ امیر الحاج کے حوالہ سے اوپر لکھا ہے۔ مزید پڑھیے :

(عن ابن القاسم قال سئل مالک عن الذی یقرأ القرآن فیختمه ثم یدعو قال ماسمعت انه یدعی عند القرآن وما هو من عمل الناس۔ (کتاب الحوادث والبدع : ص ۴۹، المدخل ج ۲ ص ۳۰۸

امام مالک سے ایسے آدمی کے بارے میں فتویٰ پوچھا گیا جو قرآن مجید کے ختم پر (اجتماعی) دعا مانگتا ہے تو امام مالکؒ نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ ختم قرآن پر اجتماعی دعا بھی مانگی جاتی ہے اور نہ اس پر اہل علم کا عمل ثابت ہے۔''

(وروی ابن القاسم أیضا عن مالک أنَّ ابا سلمة بن عبد الرحمٰن رای رجلا یدعو رافعا یدیه فانکر ذلک وقال لا تقلصوا تقلیص الیهود۔ قال مالک التقلیص رفع الصوت بالدعاء ورفع الیدین۔ (المدخل : ۳۰۸، ج ۲

''حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے ایک آدمی کو دیکھا کہ کھڑا ہو کر ہاتھ اونچے اٹھا کر بلند آواز کے ساتھ دعا کر رہا تھا۔ تو کہا کہ تم یہودیوں کی طرح بلند آواز کے ساتھ اور معمول سے زیادہ اونچے ہاتھ اٹھا کر دعا نہ مانگو۔''

موصوف مزید لکھتے ہیں :

ینبغی له أن یتجنب ما احدثوه بعد ختم القرآن من الدعاء برفع الاصوات والزعقات وقال اللہ تعالیٰ فی محکم کتابه العزیز اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَّخُفْيَة وبعض هؤلاء یعرضون عن التضرع والخفیة بالدعاء والزعقات مخالف للسنة المطهرة۔ (المدخل : ج ۲، ص ۳۰۴)

سائل کو مناسب ہے کہ لوگوں نے ختم قرآن پر بلند آواز اور شور و غوغا اور چیخ و پکار کے ساتھ دعا مانگنے کی جو بدعت نکال رکھی ہے اس سے الگ تھلگ رہے کیونکہ یہ بدعت اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَّخُفْيَةً (الاعراف : ۵۵) کے خلاف ہے۔'' بعض لوگ دعا میں اس آیت کے حکم سے اعراض کر کے سنت کی مخالفت کرتے ہیں۔

امام شاطبی اجتماعی دعا پر نکیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

وَعَنْ أَبِي مُوسَى؛ قَالَ : «كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرْبِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ؛ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا؛ إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا، وَهُوَ مَعَكُمْ»، وَهَذَا الْحَدِيثُ مِنْ تَمَامِ تَفْسِيرِ الْآيَةِ اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَّخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ (الاعراف : ۵۵) وقد جاء عن السلف أیضا النهی عن الاجتماع علی الذکر والدعاء بالهیئة التی یجتمع علیها هؤلاء المبتدعون۔ (الاعتصام للشاطبی : ج ۱، ص ۲۱۷

''ایک سفر میں صحابہ کرام اونچی اونچی تکبیر کہنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا سکون اختیار کرو۔ تم سمیع اور قریب خدا کا ذکر کر رہے ہو۔ اور سلف نے اکٹھے ہو کر ذکر کرنے سے اور خاص ہیئت کے ساتھ اجتماعی طور پر بتدعین کی طرح دعا مانگنے سے منع کر دیا ہے۔''

امام امیر الحاج نے تو یہاں تک لکھا ہے، اگر کوئی آدمی ایسی بدعات کو روکنے پر قادر نہ ہو تو اس کو اپنے گھر میں نماز پڑھ لینی چاہیے اور مسجد میں جانا چھوڑ دے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ختم قرآن پر بتیاں بجھا کر چیخ و پکار اور بلند آواز کے ساتھ دعا مانگنی بدعت ہے۔ اس سے اجتناب لازم ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص276

محدث فتویٰ